6.2

غیر بینک مالی ادارے

2023ء میں ایک مشکل سال کے بعد ، غیر بینک مالی اداروں نے 2024ء میں بہتر ہوتی ہوئی معاشی اور مالی صورتِ حال کے باعث متاثرکن نمو کا مظاہرہ کیا۔ یہ نمو وسیع البنیاد تھی جس میں انتظامِ اثاثہ اور قرض دینے والے دونوں زمروں کی اہم شراکت شامل تھی۔ بہتر ہوتی ہوئی معاشی اور مالی صورتِ حال کے ساتھ ، بینکاری شعبے سے غیربینک مالی اداروں (این بی ایف آئیز) شعبے میں فنڈز کی آمد نے بھی شعبے کی نمو میں حصہ ڈالا۔ 2024ء میں مالی حالات میں نرمی بھی قرض دینے والے شعبے کی بحالی کا بھی سبب بنی ، جو کہ 2023ء میں سست روی کا شکار تھا۔ آگے چل کر این بی ایف آئیز کی کارکردگی ملکی اور جغرافیائی ، سیاسی اور اقتصادی حالات کی پیش رفتوں پر منحصر ہوگی۔

6.2 غیر بینک مالی ادارے

پاکستان میں 2023ء کی نسبت 2024ء کے دوران قدرے بہتر معاشی اور مالی حالات نے غیر بینک مالی اداروں (این بی ایف آئیز) کی ترقی کے لیے مضبوط بنیاد فراہم کی۔[1] نتیجتاً، غیر بینک مالی اداروں کے شعبے نے ایک ایسے مالی نظام میں اپنے اثاثوں کا حصہ بڑھایا، جس میں بینکاری شعبے کا غلبہ ہے۔ ان کا حصہ 2023ء میں تقریباً 5.8 فیصد سے بڑھ کر 2024ء میں 8.9 فیصد تک جا پہنچا۔ غیر بینک مالی ادارے مختلف قسم کی نان بینک مالی خدمات کی فراہمی کے ذریعے بینکاری شعبے کو تقویت دیتے اور معیشت کی متنوّع مالی ضروریات پوری کر کے ایک اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

2024ء کے وسط میں مہنگائی کے دباؤ میں کمی کے باعث زری پالیسی کو نرم کرنے کے دور کا آغاز ہوا، جس سے غیر بینک مالی اداروں (خصوصاً قرض دینے والے شعبے) کے لیے قرض لینے کی لاگت کم آئی اور سرمایہ منڈی کی نمو میں اضافہ ہوا، جبکہ 2023ء میں دشوار کن صورتِ حال کے بعد 2024ء میں قرض تا ڈپازٹ تناسب میں بینکاری سے متعلقہ ٹیکس پالیسی نے اس شعبے کے لیے موافق حالات وضع کرنے میں مدد دی۔ اس شعبے نے سال 2024ء میں اثاثوں کے لحاظ سے 80.0 فیصد کی متاثر کن نمو درج کی، جبکہ سال 2023ء میں یہ شرح 34.5 فیصد تھی، انتظامِ اثاثہ[2] اور قرض گاری[3] دونوں زمرون نے بالترتیب 78.9 فیصد اور 89.4 فیصد کی نمو میں اپنا کردار ادا کیا۔ تاہم، بلحاظِ حجم سب سے زیادہ فروغ اسے انتظامِ اثاثہ سے ملا، کیونکہ غیر بینک مالی اداروں کے شعبے میں اس کا حصہ 89.1 فیصد تک جا پہنچا ہے (**جدول 6.2.1**)۔

6.2.1 غیر بینک مالی ادارے: زمرۂ انتظامِ اثاثہ

2024ء کے دوران زمرۂ انتظامِ اثاثہ میں، جس کا بیشتر حصہ میوچل فنڈز اور جزدانوں پر مشتمل ہے، 78.9 فیصد کی شاندار نمو درج کی گئی، حالانکہ سال 2023ء میں یہ شرح 39.6 فیصد تھی۔ 2024ء میں زیرِ انتظام اثاثوں[4] میں 84.7 فیصد کی قابلِ ذکر نمو دیکھی گئی، جو 2023ء میں 43.7 فیصد تھی، اور یہ نمو میوچل فنڈز اور جزدانوں دونوں میں مضبوط اضافے کی توسط حاصل ہوئی۔

جدول: 6.2.1: غیر بینک مالی اداروں کے اثاثوں کا خاکہ

					ارب روپے
		دسمبر21ء	دسمبر22ء	دسمبر23ء	دسمبر24ء
انتظامِ اثاثہ	**انتظامِ اثاثہ کمپنیوں / سرمایہ کاری مشیر**	**46**	**48**	**58**	**79**
	میوچل فنڈز	1,192	1,574	2,232	4,439
	پنشن فنڈز	40	44	61	96
	جزدان	374	358	547	712
	زیرِ انتظام اثاثوں کا مجموعہ	**1,605**	**1,976**	**2,840**	**5,246**
	انتظامِ خطر کمپنیاں	8	9	13	14
	رئیل اسٹیٹ انویسٹمنٹ ٹرسٹ اسکیمیں	67	168	168	176
	نجی ایکویٹی اور مخاطرہ سرمایہ کار فرمیں	0	0	0	0
	نجی ایکویٹی فرمیں	10	12	10	11
قرض گاری	مضاربہ ادارے	57	65	56	57
	لیزنگ کمپنیاں	5	6	6	7
	ہاؤسنگ فنانس کمپنیاں	0	1	1	1
	بین الاقوامی مالی کمپنیاں	78	109	100	292
	غیر بینک مائیکروفنانس کمپنیاں	146	168	195	321
	مجموعی اثاثے	**2,023**	**2,563**	**3,447**	**6,204**

ماخذ بینک دولت پاکستان

[1] غیر بینک مالی اداروں میں بغرضِ تجزیہ غیر بینک مالی کمپنیاں، رئیل اسٹیٹ انویسٹمنٹ ٹرسٹ (REITs) اور مضاربہ کمپنیاں شامل ہیں۔ منسوخ شدہ کمپنیز آرڈیننس، 1984ء کے سیکشن 282 الف کے مطابق (جس میں حصہ VIIIA - سیکشن 282 الف سے 282 ن پر مشتمل ہے - منسوخ نہیں ہوتا ہے اور غیر بینک مالی کمپنیوں پر لاگو ہوتا ہے)، غیر بینک فنانس کمپنیاں (غیر بینک مالی کمپنیوں) میں کمیشن کی طرف سے لائسنس یافتہ کمپنیاں شامل ہیں، مندرجہ ذیل کسی بھی قسم کی خدمات کو انجام دینے کے لیے: لیزنگ، مکاناتی مالکاری خدمات، مخاطرہ سرمایہ کاری، ڈسکاؤنٹنگ سروسز، سرمایہ کاری مشاورتی خدمات، اثاثوں انتظامی خدمات، اور کاروبار کی کوئی دوسری شکل جس کی وفاقی حکومت وقتاً فوقتاً سرکاری گزٹ میں نوٹیفکیشن کے ذریعے وضاحت کرتی ہے۔ غیر بینک مائیکروفنانس کمپنیاں (این بی ایم ایف سیز) بھی غیر بینک مالی کمپنیوں میں شامل ہیں۔

[2] انتظامِ اثاثہ کے زمرے میں انتظامِ اثاثہ کمپنیاں، سرمایہ کاری مشیر، رئیل اسٹیٹ انویسٹمنٹ ٹرسٹ (REITs)، میوچل فنڈز، پنشن فنڈز، پرائیویٹ ایکویٹی فنڈز، اور صوابدیدی / غیر صوابدیدی جزدان شامل ہیں۔

[3] قرض گار غیر بینک مالی اداروں (جسے غیر انتظامِ اثاثہ زمرہ بھی کہا جاتا ہے) میں لیزنگ کمپنیاں، مضاربہ ادارے، سرمایہ کاری مالکاری کمپنیاں، ہاؤسنگ فنانس کمپنیاں، غیر بینک مائیکروفنانس کمپنیاں (این بی ایم ایف سیز) شامل ہیں۔

[4] زیرِ انتظام اثاثوں میں میوچل فنڈز کے اثاثے، پنشن فنڈز، اور انتظامِ اثاثہ کمپنیاں / سرمایہ کاری مشیر کے زیرِ انتظام جزدان شامل ہیں۔

میوچل فنڈ کے اثاثے تقریباً دگنے ہو گئے، جس سے غیربینک مالی اداروں کے شعبے میں ان کے اثاثے مزید بڑھے ۔۔۔

2024ء میں میوچل فنڈز میں 98.9 فیصد کی نمایاں نمو درج کی گئی جبکہ 2023ء میں یہ حجم 41.8 فیصد تھا، جس کے نتیجے میں غیر بینک مالی اداروں کے مجموعی اثاثوں میں ان کے حصے میں اضافہ ہوا اور یہ 2024ء میں 71.5 فیصد تک پہنچ گیا، جو 2023ء میں 64.7 فیصد تھا۔ اثاثوں میں اضافہ بلحاظِ نمو وسیع البنیاد تھا؛ تاہم، حجم کے لحاظ سے بڑا حصہ روایتی منی مارکیٹ فنڈز اور اسلامی آمدنی فنڈز سے آیا۔ نمو میں سب سے بڑا زور سال کے آخر میں آیا، جب قرض تا ڈپازٹ تناسب سے متعلقہ ٹیکس پالیسی کے باعث بڑی رقوم بینکاری شعبے غیر بینک مالی اداروں کی صنعت کی طرف منتقل ہوتی نظر آئیں۔ اس امر سے پتہ چلتا ہے کہ میوچل فنڈز کے مجموعی اثاثوں میں تقریباً 88.6 فیصد کا اضافہ بینکوں سے منسلک انتظام اثاثہ کمپنیوں میں ہوا۔

سرمایہ کاروں کے لیے مستحکم، کم پُرخطر قرضہ آلات میں سرمایہ کاری ترجیح بنی رہی، جو 2023ء کی نسبت 2024ء میں بلند خالص فروخت سے ظاہر ہوتا ہے— جس سے لگاتار دوسرے سال زیرِ انتظام اثاثوں کی نمو کو فروغ ملا (**شکل 6.2.1 اور 6.2.2الف**)۔

شکل 6.2.1: میوچل فنڈز مرے کا ماہانہ نفع

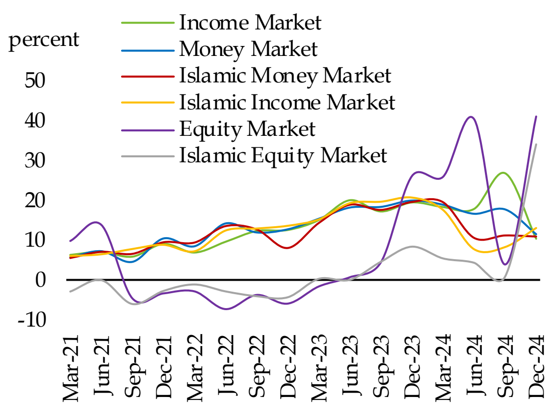

Source: Mutual Funds Association of Pakistan

ساتھ ہی، ایکویٹی فنڈز – کے ایس ای-100 انڈیکس میں تاریخی اضافہ، بہتر معاشی منظرنامہ، آئی ایم ایف پروگرام کی سازگار پیش رفت اور مہنگائی کے دباؤ میں کمی کے باعث – میں 2024ء کے دوران 107.2 فیصد اضافہ درج ہوا، اس کی نسبت یہ اضافہ 2023ء میں محض 19.7 فیصد تھا۔ نتیجتاً، ان کی اساس سرمایہ 2023ء کی نسبت 2024ء کے دوران دوگنی سے بھی زیادہ بڑھ کر بالترتیب 203 ارب روپے سے 420 ارب روپے تک پہنچ گئی۔ ایکویٹی فنڈز میں یہ اضافہ جزوی طور پر خالص فروخت یعنی تازہ سرمایہ کاری کی مرہونِ منت دکھائی دیتا ہے (**شکل 6.2.2ب**)۔

شکل 6.2.2الف: منی اور آمدنی فنڈز کی خالص فروخت

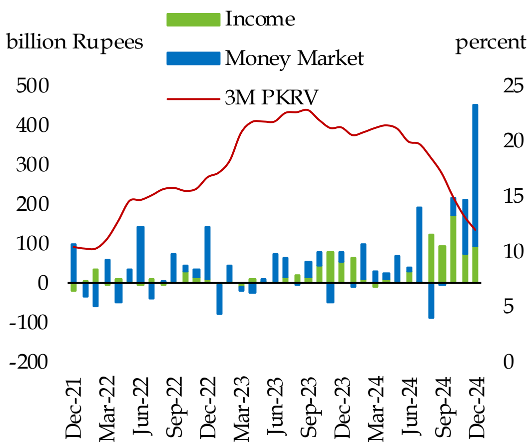

Source: Mutual Funds Association of Pakistan

شکل 6.2.2ب: ایکویٹی فنڈز کی خالص فروخت

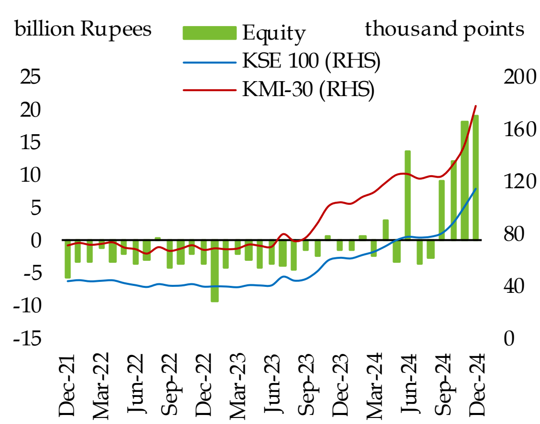

Source: Mutual Funds Association of Pakistan & Pakistan Stock Exchange

انتظام اثاثہ کمپنیوں / سرمایہ کاری مشیروں کی تعداد میں معمولی کمی کے باوجود — جن کی تعداد 2023ء میں 29 تھی 2024ء میں کم ہو کر 28 رہ گئی — 2024ء میں

ان کی اپنی اساس سرمایہ 34.9 فیصد بڑھ گئی جبکہ 2023ء میں یہ حجم 20.7 فیصد تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ، زیرِ انتظام مجموعی فنڈز اور پلانز کی تعداد 345 سے بڑھ کر 403 تک پہنچ گئی۔

منی مارکیٹ فنڈز کا غلبہ برقرار رہا جبکہ انکم فنڈ میں معمولی اضافہ ہوا۔۔۔

منی مارکیٹ فنڈز نے 2024ء میں 77.7 فیصد کی متاثر کن نمو دکھائی، جبکہ سال 2023ء میں یہ حجم 23.2 فیصد تھا، اور میوچل فنڈز کے اثاثوں پر ان کا غلبہ برقرار تھا۔ تاہم، اس کے اثاثوں کا حصہ مسلسل دو سال کم ہوتا رہا، یعنی 2023ء میں 48.8 فیصد سے کم ہو کر 2024ء میں 43.6 فیصد رہ گیا (جو 2022ء میں 56.2 فیصد تھا)۔ 2024ء میں انکم فنڈز میں بھی 105.9 فیصد اہم نمو دکھائی دی جو 2023ء میں 76.0 فیصد تھی۔ تاہم، میوچل فنڈز کے اثاثوں میں انکم فنڈز کا حصہ تھوڑا سا بڑھا، جو 2023ء میں 30.8 فیصد سے بڑھ کر 2024ء میں 31.9 فیصد تک پہنچ گیا (**شکل 6.2.3**)۔

شکل 6.2.3: میوچل فنڈز کے اجزائے ترکیبی

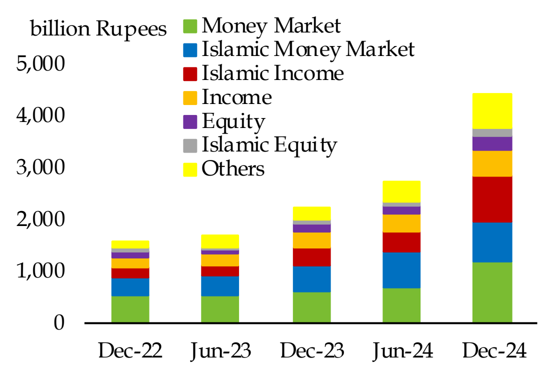

Source: Securities and Exchange Commission of Pakistan

2024ء میں مارکیٹ اور آمدنی کے فنڈز کا میوچل فنڈ کے اثاثوں میں مشترکہ حصہ 75.5 فیصد رہا، جو 2023ء میں 79.6 فیصد تھا۔ یہ فنڈز، جو نسبتاً مستحکم نفع اور کم خطرات کے حامل ہوتے ہیں، خطرے سے احتراز کرنے والے سرمایہ کاروں کے لیے ترجیح بنے رہے۔ تاہم، 2024ء میں ایکویٹی فنڈز نے بھی متاثر کن نمو دکھائی اور 2023ء میں اپنے اثاثوں کا حصہ 9.1 فیصد سے تھوڑا سا بڑھا کر 2024ء میں 9.5 فیصد کر دیا۔

مزید بر آں، 2024ء میں اسلامی انکم فنڈز نے انتہائی قابل ذکر 135.2 فیصد کی نمو دکھائی، جو پچھلے سال کی شاندار شرح نمو 116.5 فیصد سے بھی بہتر تھی۔ یوں، اسلامی انکم اور منی مارکیٹ فنڈز میں مجموعی طور پر 86.0 فیصد کی نمو دکھائی دی، اور اپنے روایتی ہم سروں کے ساتھ رفتار برقرار رکھی، جو مجموعی طور پر 91.1 فیصد بڑھے۔ اسلامی بینکوں کے بچت اکاؤنٹس کی نسبت، یہ اسلامی فنڈز مذہبی طور پر حساس سرمایہ کاروں کو بہتر منافع فراہم کرتے ہیں۔[5]

ایس ای سی پی نے، سرمایہ کاروں کی جانب سے منی مارکیٹ کو سرمایہ کاری کے لیے ایک مستقل ترجیح بنائے رکھنے کے امر کو مد نظر رکھتے ہوئے، بطور ضابطہ کار مارکیٹ کی سیالیت بڑھانے اور قرضہ جاتی تمسکات کو فروغ دینے کے لیے مختلف اقدامات کیے ہیں۔ اس سلسلے میں، ضابطہ کار نے 2024ء میں ایسی منی مارکیٹ اسکیمز متعارف کرائیں جس کے تحت دسمبر 2025ء تک ایک سالہ عرصیت کے لیے حکومتی کے فہرستی قرضہ تمسکات میں سرمایہ کاری کی اجازت دیدی گئی۔ ضابطہ کار کی جانب سے کی جانے والی یہ توسیع اس کی سابقہ اصلاحات سے ہم آہنگ تھی، جس کے باعث منی مارکیٹ اسکیمز کو چھ ماہ سے زائد عرصیت کے لیے حکومتی تمسکات اور صکوک میں سرمایہ کاری کا موقع ملا تھا۔

میوچل فنڈز نے پست خاکہ خطر برقرار رکھا۔۔۔

اثاثوں کے اختصاص کے لحاظ سے، حکومت کے مالی اداروں میں تمسکات اور بینک بیلنس / ڈپازٹس کے باعث انکم اور منی مارکیٹ فنڈز کے شعبے میں اس کے اثاثے مزید بڑھ گئے۔ تاہم، فنڈز کے اجزائے ترکیبی میں ایک بڑی تبدیلی دیکھی گئی، اس طرح 2023ء میں حکومتی تمسکات کا حصہ 27.1 فیصد سے بڑھ کر 2024ء میں 53.7 فیصد تک پہنچ گیا، جبکہ مالی اداروں کے بینک بیلنس / ڈپازٹس 48.2 فیصد سے کم ہو کر 26.9 فیصد رہ گئے۔ یہ تبدیلی قرض تا ڈپازٹ تناسب سے

[5] تاہم 2024ء میں اسٹیٹ بینک نے فیصلہ کیا کہ، یکم جنوری 2025ء سے، اسلامی بینکاری ادارے پاکستانی روپے میں اپنے سیونگ ڈپازٹس پر نفع ادا کریں گے (مالی ادارے، سرکاری شعبے کے کاروباری ادارے اور پبلک لمیٹڈ کمپنیوں کے ڈپازٹس اس میں شامل نہیں)، جو ایک اسلامی بینکاری ادارے کے تمام پولز کی بہ وزن اوسط کے کم از کم 75 فیصد کے برابر ہوں گے۔ تفصیلات کے لیے، براہ کرم IFPD سرکلر نمبر 09 برائے 2024ء دیکھیں۔

متعلق ٹیکس پالیسی سے بھی متعلق ہو سکتی ہے، کیونکہ بینکوں نے اضافی ٹیکس کے بوجھ کو روکنے کے لیے قرضے بڑھانے اور ڈپازٹس کم کرنے کی کوشش کی۔ بہر حال، خطرۂ قرض کو قابو میں رکھے جانے اور سرمایہ کاری کی فوری دستیاب سیالیت کے پیشِ نظر میوچل فنڈز نے مجموعی طور پر پست خاکہ خطر برقرار رکھا کیونکہ تھی (**شکل 6.2.4الف اور 6.2.4ب**)۔

شکل 6.2.4الف: میوچل فنڈز کے اثاثوں کا اختصاص (2023ء)

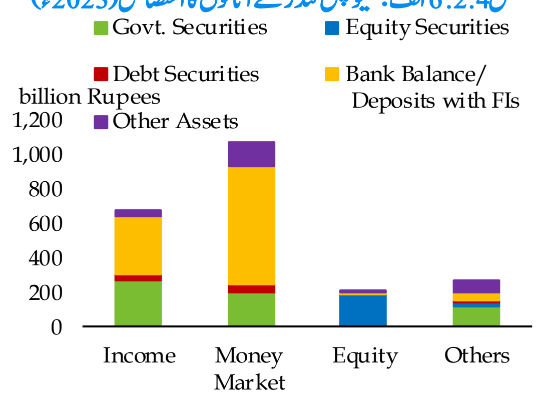

Source: Securities and Exchange Commission of Pakistan

شکل 6.2.4ب: میوچل فنڈز کے اثاثوں کا اختصاص (2024ء)

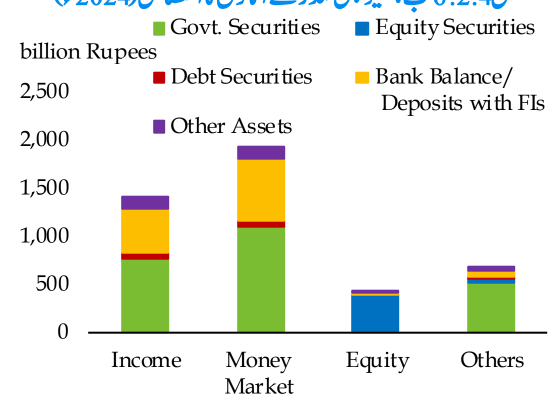

Source: Securities and Exchange Commission of Pakistan

جزدانوں میں گذشتہ سال کی نسبت مضبوط لیکن سُست نمو ظاہر درج ہوئی ---

جزدانوں میں 30.1 فیصد کی نمو درج ہوئی، جس کا حجم 2023ء میں 52.9 فیصد تھا۔ یہ نمو صوابدیدی اور غیر صوابدیدی دونوں جزدانوں کی بدولت ہوئی، جن کے متعلقہ اثاثے آخر 2024ء تک بالترتیب 46.8 فیصد اور 53.2 فیصد تھے۔

این بی ایف آئی صنعت میں جزدانوں (مینجمنٹ کے تحت)[6] کے اثاثے 2023ء میں 15.9 فیصد تھے جو 2024ء کے دوران کم ہو کر 11.5 فیصد رہ گئے۔ تاہم، ان کا میوچل فنڈز کے بعد این بی ایف آئیز میں دوسرا سب سے زیادہ حصہ ہے (**شکل 6.2.5**)۔

شکل 6.2.5: سرمایہ کاری فیصلے کے اعتبار سے جزدانوں کی درجہ بندی

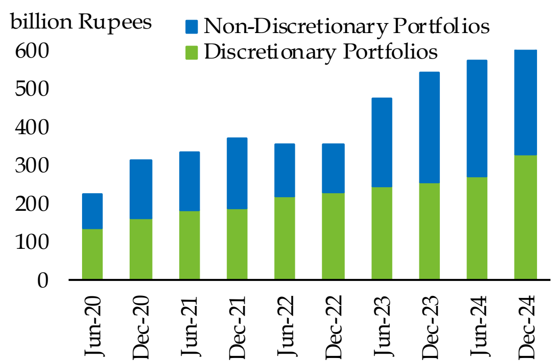

Source: Securities and Exchange Commission of Pakistan

2024ء میں رئیل اسٹیٹ انویسٹمنٹ ٹرسٹ (ریٹ) شعبے میں سرگرمی کم رہی ---

رئیل اسٹیٹ انویسٹمنٹ ٹرسٹ شعبہ،[7] جو پچھلے چند سالوں میں چھوٹے سرمایہ کاروں کے لیے رئیل اسٹیٹ میں سرمایہ کاری کے مواقع بڑھانے کی غرض سے متعارف کروایا گیا تھا، گذشتہ چند سالوں میں کمزور رئیل اسٹیٹ مارکیٹ کے

[6] جزدان (زیرِ انتظام) اہل سرمایہ کاروں کی سرمایہ کاری کو کہا جاتا ہے (کوئی شخص جو کم از کم 30 لاکھ روپے کی سرمایہ کاری کی پیشکش کرے) جس کا نظم ونسق سرمایہ کاری کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ "صوابدیدی جزدان فولیوز" کے تحت، سرمایہ کاری مشیر کلائنٹس کی جانب سے سرمایہ کاری کے فیصلے کرتا اور ان پر عمل درآمد کرتا ہے۔ جب کہ "غیر صوابدیدی جزدان" کے تحت، سرمایہ کاری کے فیصلے کلائنٹس کی تحریری ہدایات کے مطابق کیے جاتے ہیں۔

[7] اسٹیٹ انویسٹمنٹ ٹرسٹ (REITs) سرمایہ کاری کی اسکیمیں ہیں جو آمدنی پیدا کرنے والی رئیل اسٹیٹ کی ملکیت اور انتظام کی حامل ہوتی ہے۔ اس طرح کی اسکیموں کے ذریعے، سرمایہ کار رئیل اسٹیٹ کے مختلف زمروں میں آمدنی پیدا کرنے والی جائیدادوں کی ملکیت کا حصول، آپریٹ یا مالکاری کر سکتے ہیں۔ مزید تفصیلات کے لیے، براہِ کرم دیکھیں: https://invest.gov.pk/sites/default/files/2020-08/REITS%20FAQs.pdf

باعث ابھی تک زیادہ رفتار حاصل نہیں کر سکا ہے۔ بہر حال، 2024ء میں مزید سات ریٹ مینجمنٹ کمپنیز (آر ایم سیز) کو لائسنس دیے گئے، جس کے بعد آر ایم سیز کی کُل تعداد 31 ہو گئی۔ تاہم، 2024ء کے اختتام تک صرف 5 آر ایم سیز سرمایہ کاروں کو ریٹ اسکیمیں پیش کر رہی تھیں۔

ضابطہ کار کے وسیع پیمانے پر آگاہی کے اقدامات اور ریٹ ضوابط میں ترامیم کے نتیجے میں، 2024ء کے اختتام تک ریٹ اسکیموں کی کل تعداد بائیس تک پہنچ گئی۔ 2024ء میں چھ نئی ریٹ اسکیمیں رجسٹر کی گئیں جن میں تین ڈیولپمنٹل ریٹ اسکیمیں، ایک ہائبرڈ ریٹ اسکیم اور دو رینٹل ریٹ اسکیمیں شامل ہیں۔ 2024ء میں ریٹ اسکیموں کے فنڈ کا حجم معتدل 4.7 فیصد بڑھا جبکہ 2023ء میں یہ صرف 0.5 فیصد تھا۔

شکل 6.2.6: غیر بینک مالی اداروں کے قرض گار اثاثے

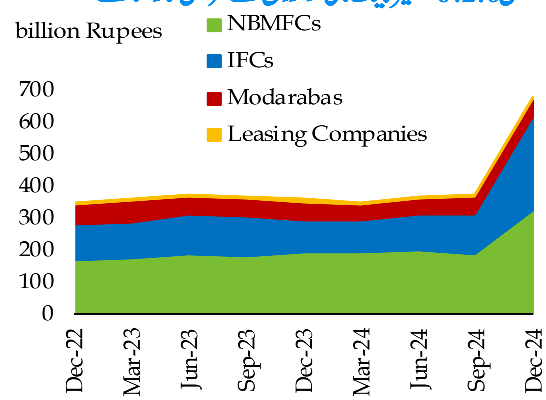

Source: Securities and Exchange Commission of Pakistan

2024ء میں ضابطہ کار نے ملک میں پنشن کے منظرنامے کو تبدیل کرنے کی کوششیں کیں، جو پنشن فنڈز میں مضبوط نمو پر منتج ہوئیں۔۔۔

2024ء میں پنشن فنڈز نے 2023ء کی نسبت 56.5 فیصد کی مضبوط نمو دکھائی، جب کہ 2023ء میں یہ 39.3 فیصد تھی۔ نتیجتاً، اس کی اساس سرمایہ 2023ء میں 61 ارب روپے سے بڑھ کر 2024ء میں 96 ارب روپے تک پہنچ گئی۔

2024ء کے دوران ضابطہ کار نے ایمپلائر پنشن فنڈز (ای پی ایف) اسکیم متعارف کروائی تا کہ سرکاری اور نجی دونوں شعبوں کے آجر اپنے ملازمین کے لیے بطور حصہ مخصوص رقم کا حامل پنشن پلان قائم کر سکیں۔ اس حکمت عملی کا مقصد رضاکارانہ پنشن نظام سسٹم کے بنیادی اصولوں کو برقرار رکھتے ہوئے پاکستان کے پنشن سولوشنز کو عالمی معیارات تک پہنچانا ہے۔ سال 2024ء کے اختتام تک رضاکارانہ پنشن نظام کی اسکیمیں فعال تھیں، جن کے زیرِ انتظام اثاثوں کا حجم 91.4 ارب روپے تھا۔

6.2.2 غیر بینک مالیاتی ادارے: قرض گاری زمرہ

2023ء میں ایک مشکل دور کے بعد، قرض گاری کے شعبے نے 2024ء میں 89.4 فیصد کی متاثر کن نمو درج کی جو 2023ء میں محض 2.4 فیصد تھی۔ 2024ء میں اس شعبے نے نسبتاً سازگار حالات میں کام کیا، کیونکہ سودی شرحیں 2023ء میں بلند سطح پر رہنے کے بعد 2024ء کی دوسری ششماہی میں کم ہو گئی تھیں۔ سال کے آخر میں بینکوں کے ساتھ ساتھ غیر بینک مائیکروفنانس کمپنیوں (این بی ایم بی سیز) اور سرمایہ کاری مالکاری کمپنیوں (آئی ایف سیز) کی جانب سے بھی قرضے دینے کے باعث قرض گار زمرے کی نمو بڑھی۔ نتیجتاً، این بی ایم بی سیز اور آئی ایف سیز نے قرض گار زمرے میں قابل ذکر نمو دکھائی جبکہ مضاربہ اداروں میں زیرِ جائزہ سال کے دوران معمولی سے نمو دیکھی گئی (**شکل 6.2.6**)۔

کم ہوتی ہوئی سودی شرحوں کی وجہ سے قرض دینے والے غیر بینک مالی اداروں جزدان قرض بھی بہتر ہوئے، جو 2023ء میں 8.3 فیصد کی نسبت 2024ء میں 13.4 فیصد کی اچھی شرح سے بڑھے۔ این بی ایم ایف سیز نے قرض دینے والے غیر بینک مالی اداروں کے جزدان قرض میں اپنا سب سے بڑا حصہ برقرار رکھا۔ (**شکل 6.2.7**)۔

این بی ایم ایف سیز نے اپنے اثاثوں میں کمی کے باوجود قرض دینے کے شعبے پر غلبہ برقرار رکھا۔۔۔

2024ء میں این بی ایم ایف سیز کی اساس سرمایہ میں 65.0 فیصد کی متاثر کن نمو درج کی گئی، جو 2023ء میں 15.6 فیصد تھی، جس کی بنیادی وجہ بینکاری شعبے سے

قرضوں کا حصول تھا۔ تاہم، قرض گاری زمرے میں دیگر شعبوں کی تیز رفتار نمو کی وجہ سے اِن کے اثاثے 2024ء میں کمی کا شکار ہوئے۔[8]

شکل6.2.7: قرض گار غیر بینک مالی اداروں کے قرضے اور لیزیں

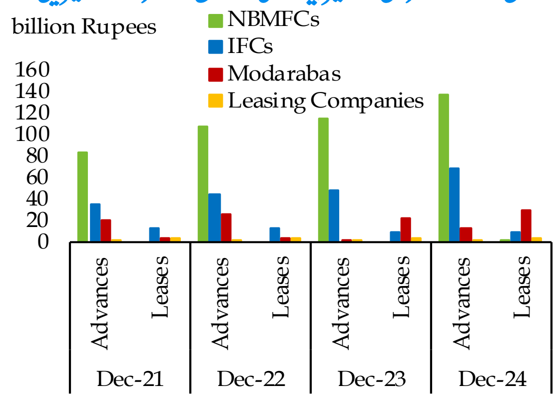

Source: Securities and Exchange Commission of Pakistan

2024ء میں این بی ایم ایف سیز نے فنڈز کے بہاؤ سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے ہوئے اپنی سرمایہ کاری میں نمایاں اضافہ کیا۔ این بی ایم ایف سیز کا سرمایہ کاری جزدان 2023ء میں 6 ارب روپے سے بڑھ کر 2024ء میں 124 ارب روپے تک پہنچ گیا۔ نتیجتاً، این بی ایم ایف سیز کے اثاثوں میں سرمایہ کاری کا معمولی حصہ 2023ء میں 3.2 فیصد سے بڑھ کر 2024ء میں 38.7 فیصد تک پہنچ گیا۔ مزید برآں، جیسے ہی سودی شرحیں کم ہونے لگیں، خاص طور پر سال کی دوسری ششماہی میں، اور مہنگائی کے دباؤ میں نرمی کے ساتھ اقتصادی حالات بہتر ہوئے، تو این بی ایم ایف سیز کے جزدانِ قرض میں بھی بحالی کے آثار ظاہر ہوئے۔ ان کے قرضوں کا جزدان 2024ء میں 18.9 فیصد کی قابل ذکر نمو سے بڑھا جو 2023ء میں 7.0 فیصد تھا۔ تاہم، سرمایہ کاری میں نمایاں اضافہ ہونے کی وجہ سے، اساس سرمایہ میں جزدان قرض کا حصہ 2024ء میں 17 فیصدی پوائنٹس کم ہوگیا۔

این بی ایم ایف سیز نے 2023ء کے دشوار گزار حالات میں ثابت قدمی دکھانے کے بعد 2024ء میں نسبتاً ساز گار مالی حالات کی وجہ سے مضبوط نمو درج کی گئی۔ اقتصادی حالات میں مزید بہتری سے این بی ایم ایف سیز کو چھوٹے کاروباری اداروں کو مفید مالی معاونت فراہم کرنے میں مدد مل سکتی ہے کیونکہ انہیں اپنی منفرد کاروباری نوعیت کی وجہ سے بدستور بلند آپریٹنگ لاگت کا سامنا رہتا ہے۔

2024ء میں آئی ایف سیز کی اساس سرمایہ تقریباً تین گنا ہوگئی ---

بہتر ہوتے مالی حالات کے ہمراہ آئی ایف سی شعبے کی اساس سرمایہ 192.5 فیصد بڑھ گئی (2023ء میں 8.2 فیصد کی کمی)۔ تقریباً سارے کے سارے نئے فنڈز سرمایہ کاری کے جزدان میں رکھے گئے، جس سے ان کا حجم 2023ء میں 17 ارب روپے سے بڑھ کر 2024ء میں 195 ارب روپے تک پہنچ گیا۔

2024ء میں جزدان قرض میں بھی 41.4 فیصد کی مضبوط نمو دیکھی گئی، جبکہ 2023ء میں یہ صرف 9.5 فیصد تھی۔ تاہم، آئی ایف سی شعبے میں ارتکاز بڑھ گیا، جس میں اب دو بڑے اداروں کے پاس شعبے کے اثاثوں کا تقریباً 78.8 فیصد حصہ ہے، اس کی نسبت 2023ء میں یہ حجم 68.9 فیصد تھا۔ بنیادی طور پر یہ اضافہ 2024ء میں ایک کمپنی کو بینکاری شعبے کے قرضوں کا بڑا حصہ ملنے کے سبب اس کے اثاثے بڑھ جانے کی وجہ سے ہوا۔

2024ء میں مضاربہ شعبے کی سرگرمیاں دھیمی رہیں ---

اس کے برعکس، مضاربہ اداروں[9] کی اساس سرمایہ 2023ء میں 14.1 فیصد کمی کے بعد 2024ء میں محض 1.2 فیصد بڑھی ہے۔

تاہم، 2024ء میں مضاربہ اداروں کے جزدان قرض کا حجم تقریباً 46 فیصد کے مضبوط اضافے کی وجہ سے 12 ارب روپے تک پہنچ گیا، جو 2023ء میں 8 ارب

---

[8] 2024ء میں قرض دینے والے زمرے کے اثاثوں میں این بی ایم ایف سیز کا حصہ گھٹ کر 47.4 فیصد رہ گیا جو 2023ء میں 54.4 فیصد تھا۔

[9] مضاربہ ادارے وہ اسلامی مالی ادارے ہوتے ہیں جنہیں، شریعت سے ہم آہنگ اور مدارس کے مذہبی بورڈ سے منظور شدہ، کوئی بھی کاروبار کرنے کی اجازت ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر، مضاربہ ادارے اجارہ (لیزنگ)، مرابحہ (لاگت جمع فروخت)، مشارکہ (شراکت داری)، تقلیلِ مشارکہ، سلم (موخر ترسیل کی فروخت) اور استسنا کی مالی سرگرمیاں انجام دے سکتے ہیں۔ اسٹاک مارکیٹ میں سرمایہ کاری؛ حلال کموڈٹیز کی تجارت؛ منصوبہ جاتی مالکاری کی سرگرمیاں؛ بڑے پیمانے کی اشیا سازی اور دیگر سرگرمیاں شامل ہیں۔

روپے تھا، جبکہ زیرِ جائزہ سال کی دوسری ششماہی کے دوران شرح سود میں کمی کا ماحول رہا۔

2024ء میں لیزنگ شعبے کی سرگرمیاں کم رہیں۔۔۔

2024ء میں پچھلے چند سالوں کے رجحان کے مطابق لیزنگ شعبے میں بھی محدود سرگرمیاں دیکھی گئیں۔ شعبے کی اساس سرمایہ 2023ء میں 6 ارب روپے سے تھوڑی سی بڑھ کر 2024ء میں 7 ارب روپے تک پہنچ گئی۔

2024ء میں بینکاری اور میوچل فنڈز شعبے کے درمیان باہمی ربط محدود رہا۔۔۔

بینکاری کا شعبہ حصص کے لحاظ سے میوچل فنڈ کے شعبے میں منسلکہ انتظام اثاثہ کمپنیوں / سرمایہ کاری مشیروں میں بدستور بڑے حصے کا حامل کا رہا ہے، حالانکہ ان کا حصہ 2023ء کی نسبت 2024ء میں تھوڑا سا کم ہو گیا ہے۔ مزید برآں، بینکاری شعبے کے قدرے بڑے حجم، انتظام اثاثہ کمپنیوں / سرمایہ کاری مشیروں کے زیرِ انتظام اثاثوں کے حوالے سے دھچکوں کو برداشت کرنے کی خاطر خواہ صلاحیت کو دیکھتے ہوئے اور میوچل فنڈ شعبے کے خاکۂ خطر کی نوعیت کو ملحوظ رکھتے ہوئے انتظامِ اثاثہ زمرے سے بینکوں کو لاحق نظامیاتی خطرہ بڑھنے یا منتقل ہونے کے امکانات معدوم رہے۔[10]

2024ء میں بینکوں کی زیرِ ملکیت انتظام اثاثہ کمپنیاں / سرمایہ کاری مشیروں کے پاس زیرِ انتظام اثاثوں کا لگ بھگ 81.9 فیصد حصہ ہے (2023ء میں 79.1 فیصد)، غیر بینک مالی اداروں کے شعبے کی کارکردگی میں بینکوں کی دلچسپی کو ظاہر کرتا ہے، حالانکہ میوچل فنڈز میں ان کی براہ راست سرمایہ کاری برسوں سے معتدل ہی رہی ہے (**جدول 6.2.2**)۔

تاہم، بینکوں کو غیر بینک مالی اداروں سے لاحق ہونے والے خطرے کے خدشات متعدد عوامل کی وجہ سے قابل انتظام رہے، جیسے کہ بین الشعبہ انکشاف کا قدرے قلیل حجم، ضوابطی انکشاف کی محتاطیہ حدود کی صورت میں اسٹیٹ بینک کا موثر ضوابطی نظام، مناسب بہ وزن خطرہ، اور ایس بی پی اور ایس ای سی پی کے درمیان رابطے کا نظام۔

جدول 6.2.2: انتظام اثاثہ زمرے میں فنڈز کا بہاؤ اور بینکاری شعبے کا انکشاف

تفصیلات	دسمبر 22ء			دسمبر 23ء			دسمبر 24ء		
	کُل مالیت (i)	بینکوں کا حصہ (ii)	مجموعے میں بینکوں کا حصہ* (iii= ii/i)	کُل مالیت (iv)	بینکوں کا حصہ (v)	مجموعے میں بینکوں کا حصہ* (vi= v/iv)	کُل مالیت (vii)	بینکوں کا حصہ (viii)	مجموعے میں بینکوں کا حصہ* (ix= viii/vii)
	ارب روپے		فیصد	ارب روپے		فیصد	ارب روپے		فیصد
1۔ بینکوں کی زیرِ ملکیت انتظام اثاثہ کمپنیوں / سرمایہ کاری مشیروں کی ایکویٹی	33	18	55.4	43	25	58.7	62	33	54.2
2. انتظامِ اثاثہ کمپنیوں / سرمایہ کاری مشیروں کے زیرِ انتظام اثاثے	1,976	1,537	77.8	2,840	2,247	79.1	5,246	4,299	81.9
3۔ 20 بڑی سیکیورٹیز میں میوچل فنڈز کا انکشاف	62	5	8.4	56	7	11.7	282	33	11.8

* متعلقہ زمرے میں بینک کے حصے سے مراد:

1۔ بینکوں کی زیرِ ملکیت انتظام اثاثہ کمپنیوں / سرمایہ کاری مشیروں کی ایکویٹی

2. بینکوں کی زیرِ ملکیت انتظامِ اثاثہ کمپنیوں / سرمایہ کاری مشیروں کے زیرِ انتظام میوچل / پنشن فنڈز

3. بینک کے عام حصص میں بینکوں کے میوچل فنڈز کا حصہ

ماخذ: سیکیورٹیز اینڈ ایکسچینج کمیشن آف پاکستان

[10] 5 ٹریلین روپے کے زیرِ انتظام مجموعی اثاثوں کے حجم کی نسبت بینکوں کے اثاثوں کا سائز 54 ٹریلین روپے اور ایکویٹی کی مالیت 3 ٹریلین روپے ہے۔

آگے چل کر، اقتصادی سرگرمیوں کے رجحانات، استحکام کے اقدامات کی رفتار کے ساتھ ساتھ جاری آئی ایم ایف پروگرام میں پیش رفت، ملک میں سیاسی استحکام اور جاری جغرافیائی سیاسی تنازعات کے اجناس کی عالمی منڈیوں پر ممکنہ اثرات پر این بی ایف آئی شعبے کی کارکردگی کا انحصار ہوگا۔ یہ عوامل شرح سود، شرح مبادلہ اور اقتصادی سرگرمی کے ذریعے مجموعی مالی ماحول پر نمایاں اثر ڈالیں گے، جو بالآخر سرمایہ کاروں کی ترجیحات کے ساتھ ساتھ این بی ایف آئی شعبے کی حکمت عملی اور نمو میں بھی منتقل ہوں گے۔